احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 18

بدھ 5 مئی 2004ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 5 مئی 2004ء، 14 ربیع الاول 1425 ہجری - 5 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 96

ساری نعمتیں مل گئیں

حضرت عبیداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

(جامع ترمذی کتاب الزهد باب فی الزهادة حدیث نمبر:2262)

سادگی اور قناعت کے بارے میں ایمان افروز دینی تعلیمات کا پُر معارف بیان

قناعت اختیار کرو۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے

احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں اگر یہ پیدا ہو جائیں تو ہم بہت سی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اپریل 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30۔اپریل 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں قناعت اور سادگی اختیار کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ دنیا بھر میں یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا جس کا انگلش، عربی، جرمن اور فرنچ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورہ آل عمران آیت:15 کی تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا۔ اور لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیادار کے پاس جتنا مال زیادہ آتا ہے اتنی ہی زیادہ اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے حالانکہ یہ سب دنیوی زندگی کے عارضی سامان ہیں اور ایک مومن کی شان یہ نہیں ہے کہ ان عارضی سامانوں کے پیچھے پھرتا رہے۔ اس کا مطمح نظر اللہ کی رضا، اس کی عبادت اور مخلوق کی خدمت ہونا چاہئے۔ آجکل بدقسمتی سے حرص و ہوا انتہا کو پہنچ چکی ہے قناعت اور سادگی کو بھلا دیا گیا ہے۔ ان حالات میں احمدیوں کی خصوصاً یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں تا کہ خدمت دین کے زیادہ مواقع میسر آئیں۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا کی چیزوں اور سہولیات سے فائدہ اٹھانا کوئی گناہ نہیں ہے لیکن ان کو حاصل کرنے کے لئے غلط راستے اپنانا اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس پر قناعت نہ کرنا۔ دوسرے سے حسد کرنا اور اپنی زندگی کو سادہ بنا کر دین کی ضروریات کیلئے قربانی نہ کرنا برائی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو قناعت اور سادگی کی طرف توجہ کرنی چاہئے اگر یہ پیدا ہو جائے تو ہم بہت سی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔

قناعت سے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ ایک اور حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ نیز فرمایا اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے قناعت اختیار کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔ وہ فلاح پا گیا جس نے اس حالت میں فرمانبرداری کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر رہو کہ بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ نے اس کو قناعت بخشی ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ حریص آدمی کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی اور یہی حرص اسے جہنم میں مبتلا رکھتی ہے جبکہ مومن ان چیزوں سے بچتا ہے۔

سادگی اور قناعت کے بارہ میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ شادی بیاہ کے مواقع پر اخراجات اپنی استطاعت سے بڑھ کر نہیں کرنے چاہئیں۔ قرض یا امداد کی درخواست دے کر ایسا کرنا درست نہیں کم وسائل رکھنے والوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ کم سے کم خرچ کریں اور انہیں اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مریم شادی فنڈ سے جماعت اپنے وسائل کے مطابق احمدی بچیوں کا خیال رکھتی ہے مگر ان کے والدین کو بھی قناعت اور شکر گزاری اختیار کرنی چاہئے۔ آخر میں حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں میں سادگی اور قناعت پیدا کریں۔

عطیات برائے امداد طلباء

☼ حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

ماہر امراض جلد کی آمد

☼ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 9 مئی 2004ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب اپنی پرچی کیلئے پرچی روم سے رجوع فرمائیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمدی طالب علم کا اعزاز

☼ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مکرم ارسلان یوسف صاحب ابن مکرم ڈاکٹر اسلم یوسف صاحب آف ملتان نے امسال B.Sc کے امتحان 2003ء میں میڈیکل گروپ میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور وزیر اعظم پاکستان سے گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ موصوف مکرم محمد یوسف خان صاحب سابق ڈپٹی سیکرٹری حال مقیم برطانیہ کے پوتے اور مکرم میجر احمد علی شیخ صاحب مرحوم آف ملتان کے نواسے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے

وقف جدید کی مالی تحریک میں 124 ممالک کے چار لاکھ مخلصین شامل ہو چکے ہیں

وقف جدید میں مالی قربانی میں دنیا بھر میں امریکہ اول، پاکستان دوم اور برطانیہ سوم رہا

وقف جدید کے سینتالیسویں سال کا اعلان۔ ایم ٹی اے کے دس سال اور بنگلہ دیش کے حالات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 9 / جنوری 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران آیت 93 کی تلاوت کے بعد فرمایا

حضرت مصلح موعود نے جو دو بڑی تحریکات جاری فرمائی تھیں ان میں سے ایک وقف جدید کی تحریک ہے۔ وقف جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور 31 / دسمبر کو ختم ہوتا ہے اور 31 / دسمبر کے بعد کے خطبے میں عموماً وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور خطبہ جمعہ میں عموماً جماعت نے جو سال کے دوران مالی قربانی کی ہوتی ہے اس کا ذکر ہوتا ہے۔

1957ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں جاری کردہ یہ تحریک زیادہ تر پاکستان کی جماعتوں سے تعلق رکھتی تھی یا کچھ حد تک ہندوستان میں۔ 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کو تمام دنیا میں جاری فرما دیا اور بیرونی جماعتوں نے بھی اس کے بعد بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینا شروع کیا اور قربانیاں دیں۔ آج کے جمعہ سے پہلے بھی ایک جمعہ گزر چکا ہے اس مہینہ میں لیکن چونکہ مختلف ممالک سے رپورٹس آنی ہوتی ہیں تا کہ جائزہ پیش کیا جا سکے اس لئے گزشتہ جمعہ میں اس کا اعلان نہیں ہوا آج اس کا اعلان کیا جائے گا۔ لیکن اس جائزے اور اعلان کرنے سے پہلے میں مالی قربانیوں کے ضمن میں کچھ عرض کروں گا۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی تفسیر بیان کی ہے۔ فرمایا: (۔) قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے (۔) یعنی جو اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں۔ .... پس تم حقیقی نیکی نہیں پا سکو گے جب تک تم مال سے خرچ نہیں کرو گے۔ (مما تحبون) کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (العادیات: 9) انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان یکم / 8 / جولائی 1909ء۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 500-501)

ایک روایت ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا''۔ (طبرانی)

دیکھیں کتنا سستا سودا ہے۔ آج اس طرح خزانے جمع کروانے کا کسی کو ادراک ہے، شعور ہے تو صرف احمدی کو ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کو سمجھتا ہے کہ (۔) (البقرہ: 272) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ میاں کے دینے کے بھی کیا طریقے ہیں کہ جو اچھا مال بھی تم اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا لوٹائے گا۔ بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ کئی گنا بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ تم سمجھتے ہو کہ پتہ نہیں اس کا بدلہ ملے بھی کہ نہ ملے۔ فرمایا اس کا بدلہ تمہیں ضرور ملے گا بلکہ اس وقت ملے گا جب تمہیں اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہو گی، تم اس کے سب سے زیادہ محتاج ہو گے۔ اس لئے یہ وہم دل سے نکال دو کہ تم پر کوئی ظلم ہو گا۔ ہرگز ہرگز تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ لوگ دنیا میں رقم رکھنے سے ڈرتے ہیں۔ بینک میں بھی رکھتے ہیں تو اس سوچ میں پڑے رہتے ہیں کہ بینکوں کی پالیسی بدل نہ جائے۔ منافع بھی میرا کم نہ ہو جائے۔ اور بڑی بڑی رقوم ہیں۔ کہیں یہ تحقیق شروع نہ ہو جائے کہ رقم آئی کہاں سے۔ اور فکر اور خوف اس لئے دامن گیر رہتا ہے، اس لئے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ یہ جو رقم ہوتی ہے دنیاداروں کی صاف ستھری رقم نہیں ہوتی، پاک رقم نہیں ہوتی بلکہ اکثر اس میں یہی ہوتا ہے کہ غلط طریقے سے کمایا ہوا مال ہے۔ گھروں میں رکھتے ہیں تو فکر کہ کوئی چور چوری نہ کر لے، ڈاکہ نہ پڑ جائے۔ پھر بعض لوگ سود پر قرض دینے والے ہیں۔ کئی سو روپے سود پر قرض دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن چین پھر بھی نہیں ہوتا۔ سندھ میں ایک ایسے ہی شخص کے بارہ میں مجھے کسی نے بتایا کہ غریب اور بھوکے لوگوں کو جو قحط سالی ہوتی ہے۔ لوگ بیچارے آتے ہیں اپنے ساتھ زیور وغیرہ، سونا وغیرہ لاتے ہیں، ایسے سود خوروں سے رقم لے لیتے ہیں، اپنے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے اور اس پہ سود پھر اس حد تک زیادہ ہوتا ہے کہ وہ قرض واپس ہی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سود اتارنا ہی مشکل ہوتا ہے، سود در سود چڑھ رہا ہوتا ہے۔ تو اس طرح وہ سونا جو ہے یا زیور جو ہے وہ اس قرض دینے والے کی ملکیت بنتا چلا جاتا ہے۔ تو ایک ایسا ہی سود خور تھا اور فکر یہ تھی کہ میں نے بینک میں بھی نہیں رکھنا۔ تو اپنے گھر میں ہی، اپنے کمرے میں ایک گڑھا کھود کے وہیں اپنا سیف رکھ کے، تجوری میں سارا کچھ رکھا کرتا تھا۔ اور چالیس پچاس کلو تک اس کے پاس سونا اکٹھا ہو گیا تھا۔ اور اس کے اوپر اپنا پلنگ بچھا کر سویا کرتا تھا، خطرے کے پیش نظر کہ کوئی لے ہی نہ جائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اورسونا کیا تھا کیونکہ سونے کے اوپر تو چارپائی پڑی ہوئی تھی۔ساری رات جاگتا ہی رہتا تھا۔اسی فکر میں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ فوت ہوگیا۔تو وہ مال تو اس کے کسی کام نہ آیا۔اب اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے وہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔لیکن ایسے لوگوں کی ضمانت خدا تعالیٰ بہرحال نہیں دے رہا جب کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی ضمانت ہے کہ تمہیں کیا پتہ تم سے کیا کیا اعمال سرزد ہوتے ہیں، کیا کیا غلطیاں اور کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔لیکن اگر تم نیک نیتی سے اس کی راہ میں خرچ کروگے تو یہ ضمانت ہے کہ اعمال کے پلڑے میں جو بھی کمی رہ جائے گی تو چونکہ تم نے اللہ کی راہ میں کیا ہوگا تو کبھی نہیں ہوسکتا کہ تم پر ظلم ہو،اس وقت کمیوں کو اسی طرح پورا کیا جائے گا اور کبھی ظلم نہیں ہوگا۔

اس بارہ میں ایک اور روایت ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا''۔

(مسند احمد بن حنبل)

لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خرچ کیا ہوا مال پاک مال ہو، پاک کمائی میں سے ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اتنے اجرا گر لینے ہیں اور اپنے مال کے سائے میں رہنا ہے تو گندے تو اللہ تعالیٰ ایسے اعلیٰ اجر نہیں دیا کرتا۔اور جن کا مال گندہ ہو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے نہیں ہوتے اور اگر کہیں خرچ کر بھی دیں اگر لاکھ روپیہ جیب میں ہے اور ایک روپیہ نکال کر دے بھی دیں گے تو پھر سو آدمیوں کو بتائیں گے کہ میں نے یہ نیکی کی ہے۔لیکن نیک لوگ، دین کا درد رکھنے والے لوگ، جن کی کمائی پاک ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی بڑی قدر کرتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی۔اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

آج جماعت میں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کے بزرگوں نے تکلیفیں اٹھا کر اپنی پاک کمائی میں سے جو قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نسلوں کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت ڈالی۔

پھر روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''میں نے مسجد نبوی کے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور کا آدھا ہی ٹکڑا ہو، وہی دے کر آگ سے بچو۔اس لئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی کجی کو درست کرتا ہے۔بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے''۔(ترغیب بحوالہ ابو یعلی و بزار)

تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دنیا میں بھی راستے سے بھٹکنے سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے شخص سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جن سے اس کا انجام بھی بخیر ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقه)

ایک روایت میں آتا ہے، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: الشـــح یعنی بخل سے بچو! یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی (قوموں) کو ہلاک کیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2 ص 159 مطبوعه بیروت)

الحمدللہ! کہ آج جماعت میں ایسے لاکھوں افراد مل جاتے ہیں جو بخل تو علیحدہ بات ہے اپنے اوپر تنگی وارد کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔اور بخل کو کبھی بھی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے (یعنی کنجوسی اس سے دور ہو جاتی ہے) جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے''۔

(تبلیغ رسالت۔ جلد دھم صفحہ 55)

پھر فرمایا: ''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔مالی طرح پر بھی خدمت کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 358-359 جدید ایڈیشن)

ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مد (اناج وغیرہ) ملتا (تو وہ اس میں سے صدقہ کرتا) اور اب ان کا یہ حال ہے کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہے۔

(بخاری کتاب الاجارہ۔ باب من اجر نفسه لیحمل علی ظهره ثم تصدق به..........)

اسی سنت کی پیروی کرتے ہوئے آج بھی جماعت میں ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں عورتوں نے بھی سلائی کڑھائی کرکے یا مرغی کے انڈے بیچ کر اپنے استعمال میں لائے بغیر خلیفہ وقت کی طرف سے کی گئی تحریکات میں حصہ لیا۔اور اس طرح سے پہلوں سے ملنے کی پیشگوئی کو بھی پورا کیا۔

حضرت خلیفہ اول کا واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود نے آپ کے بارہ میں لکھا ہے لیکن ہر دفعہ پڑھنے سے ایمان میں ایک تازگی پیدا ہوتی ہے اور قربانی کی ایک نئی روح پیدا ہوتی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ :

''اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں:

''میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر

دوں۔ حضرت پیرو مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-36) (یعنی پیسے بھی دے رہے ہیں اور فرمایا کہ اس کے بعد جو آمد ہو وہ بھی اسی کام کو جاری رکھنے کے لئے خرچ ہو)۔

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی قربانی کا بھی ایک واقعہ ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو لدھیانہ میں کسی ضروری (۔) اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آگئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمات میں لا کر پیش کر دیئے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپورتھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس رقم کا جماعت نے انتظام کیا ہے) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ ''منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔'' منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا ''حضرت کون سی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں'' حضرت صاحب نے فرمایا۔ ''یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔'' منشی صاحب نے کہا ''حضرت! منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔'' اس کے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔ اللہ! اللہ! یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئے۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔ اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں یا کہ جماعت۔ تا کہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے۔ اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور میں اس خدمت سے محروم رہا۔ ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی اس ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا۔

(الفضل 4/ ستمبر 1941ء بحوالہ رفقاء احمد روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی صفحہ 61-62)

اب کوئی دنیا دار ہو تو اس بات پر ناراض ہو جائے کہ تم روز روز مجھ سے پیسے مانگنے آ جاتے ہو۔ لیکن یہاں جنہوں نے اگلے جہان کے لئے اور اپنی نسلوں کی بہتری کے سودے کرنے ہیں ان کی سوچ ہی کچھ اور ہے۔ اس بات پر نہیں ناراض ہو رہے کہ کیوں پیسے مانگ رہے ہو بلکہ اس بات پر ناراض ہو رہے ہیں کہ مجھے قربانی کا موقع کیوں نہیں دیا۔

پھر ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چوہدری رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر کے بارہ میں کہ ''وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی 80 روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندے کی ضرورت ہے۔ انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں وہ انسپکٹر کر دیئے جائیں۔ جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے 80 روپے سے 180 روپے ہو گئے۔ اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ ادھر آپ کا خط آیا اور ادھر 180 روپے ہو گئے۔ اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں، یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے''۔

(روزنامہ 'الفضل' 15/ مئی 1922ء صفحہ 2)

پھر ایک واقعہ ہے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا۔ ان کا تھوڑا سا تعارف بھی کرا دوں۔ یہ حضرت ام ناصر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی بیگم تھیں، ان کے والد تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے نانا ہوئے۔ تو ان کے بارہ میں حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ:

''جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعای کا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے اور ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور آپ کو اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے۔ ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں اور اس کے علاوہ مقدمہ پر بھی خرچ ہو رہا ہے لہذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ قریباً چار سو پچاس روپے ملی تھی۔ وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح موعود لکھتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ (تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء انوار العلوم جلد 9 صفحہ 403)

اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو بھی اسی اخلاص اور وفا کے ساتھ قربانیوں کی توفیق دے۔ ان کی نسلیں اب دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور وفا میں بہت بڑھے ہوئے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ مزید بڑھائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے۔ جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے......... جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔ آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔''

(تبلیغ رسالت جلد 8 صفحہ 66)

جماعت میں بہت سے خاندان اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے بزرگوں کی ایسی قربانیوں اور مدد کی وجہ سے وہ آج مالی لحاظ سے کہیں کے کہیں پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی نسلوں کو بھی دینی اور دنیاوی لحاظ سے خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی

چاہئے کہ قربانیوں کے یہ معیار قائم رکھیں اور قائم رکھتے چلے جائیں اور اپنی نسلوں میں بھی اس کی عادت ڈالیں۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ

’’پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے.......... اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھادیا کرتے ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 418-419)

پھر فرمایا: ’’میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنی دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 516)

فرماتے ہیں:۔’’چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس (یعنی ہر شخص) یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ (..............) جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندے کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے۔

اب یہ بات پہلے دن سے ہی نومبائعین کو سمجھا دینی چاہئے۔ شروع میں اگر وہ باشرح چندہ عام وغیرہ نہیں دیتے یا نہیں دے سکتے تو کسی تحریک میں مثلاً وقف جدید میں یا تحریک جدید میں چندہ لیں، پھر آہستہ آہستہ ان کو عادت پڑ جائے گی اور پھر ان کو بھی چندوں کی ادائیگی میں مزا آنے لگے گا اور ایک فکر پیدا ہو گی۔ جیسا کہ ہم میں سے بہت سے ہیں جن کو فکر ہوتی ہے، بہت سارے لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ بڑی فکر ہے ہم نے اتنا وعدہ کیا ہوا ہے وقف جدید کے چندے کا یا تحریک جدید کے چندے کا اور پورا کرنا ہے، وقت گزر رہا ہے، دعا کریں پورا ہو جائے۔ تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ ہمدردی ہمیں نومبائعین سے بھی ہونی چاہئے اور ان کو بھی چندوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔

پھر فرمایا: کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو اس بات کا علم نہیں کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے الگ رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے..........‘‘۔

(البدر، جلد2 نمبر26 صفحہ 201 بتاریخ 17 جولائی 1903ء)

پھر آپ اپنی ایک رؤیا اور ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا:

(۔) اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا (۔) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم (۔) ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے اس واسطے جماعت کو چاہئے کہ اس حکم پر توجہ کریں۔

پھر فرمایا کہ: مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے واسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ دو پرندے تھے۔ درخت پر ان کا گھونسلہ تھا۔ درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تا کہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

اس پر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: سو ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کئی مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 582-583 جدید ایڈیشن)

اب بھی جن لوگوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج

نہیں۔ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498)

اللہ نہ کرے کہ ہم میں سے ایک بھی ایسی سوچ والا ہو جو سچائی کی روشنی پا کر پھر اندھیروں میں بھٹکنے والا ہو اور گمراہی کی موت مرے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

اب گزشتہ سال کے دوران وقف جدید کی مالی قربانیوں کا جائزہ پیش کرتا ہوں۔مختصر تعارف تو شروع میں وقف جدید کا کروادیا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1985ء میں اس کو تمام ممالک کے لئے جاری فرمایا اس وقت سے ملکوں کا بھی مقابلہ شروع ہوا ہوا ہے۔اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 124 ممالک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 31 ردسمبر 2003ء کو وقف جدید کا چھیالیسواں سال ختم ہوا تھا اور یکم جنوری سے سینتالیسواں سال شروع ہو چکا ہے۔**تو گزشتہ سال کے جو اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق وقف جدید کی مد میں کل وصولی 18 لاکھ 80 ہزار پاؤنڈ ہے اور یہ وصولی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3 لاکھ 70 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے گزشتہ سال کی نسبت۔اور وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد بھی 4 لاکھ 8 ہزار تک پہنچ چکی ہے اور گزشتہ سال کی نسبت 28 ہزار افراد زیادہ شامل ہوئے ہیں۔الحمدللہ۔**

گزشتہ سال میں یعنی 46ویں سال میں وقف جدید میں دنیا بھر کی جماعتوں میں جماعت امریکہ سب سے آگے رہی ہے۔اس طرح امریکہ اول ہے، پاکستان دوسرے نمبر پہ، لیکن گزشتہ سال پاکستان اول تھا اور امریکہ دوسرے نمبر پر تھا اور اس سے ایک سال پہلے بھی امریکہ نمبر ایک تھا اور پاکستان نمبر دو تھا۔یہ مقابلہ بڑا آپس میں چل رہا ہے دونوں کا۔لیکن امسال امریکہ نے بہت بڑی Lead دی ہے۔اللہ تعالیٰ اسے قائم رکھے۔امسال انہوں نے قریباً گزشتہ سال کی نسبت 70 فیصد زائد وصولی کی ہے۔لیکن بہرحال پاکستان ایک غریب ملک ہے اس کے مقابلہ میں اور اس لحاظ سے انہوں نے بھی ترقی کی ہے 12 فیصد وصولی زائد ہوئی ہے۔جبکہ دو سالوں سے یعنی پچھلے سال بھی انگلستان کی جماعت تیسرے نمبر پر تھی اور امسال بھی تیسرے نمبر پر ہی آئی ہے۔ انہوں نے اسے Maintain رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور قدم بڑھانے کی توفیق دے۔

تو اب مجموعی طور پر پہلی دس جماعتیں جو ہیں دنیا کی ان میں (1) امریکہ، (2) پاکستان، (3) برطانیہ، (4) جرمنی، (5) کینیڈا، (حالانکہ کینیڈا کی جماعتیں کوشش کریں تو یہ اپنی پوزیشن بہت بہتر کر سکتی ہیں)۔ (6) بھارت، (7) انڈونیشیا، (8) بلجیئم، (9) سوئٹزرلینڈ اور (10) آسٹریلیا۔

اب چندہ دینے کے لحاظ سے بھی امریکہ کی پہلی پوزیشن ہی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ باقی جماعتوں کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ان کی توجہ اب (۔) کی تعمیر کی طرف بھی ہوئی ہے۔ اور امریکہ کے ماحول میں مخلصین جماعت میں جو نیکیوں اور قربانیوں میں سبقت لے جانے کی روح پیدا ہوئی ہے خدا کرے کہ یہ قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کے سر اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کے آستانے پر جھکے رہیں اور یہ قدم جو آگے بڑھا ہے پیچھے نہ ہٹے۔

امریکہ کی جماعتوں میں بھی، بتا دیتا ہوں بعض دفعہ جماعتوں کو بھی شوق ہوتا ہے کہ ہمارا بھی ذکر ہو جائے۔تو امریکہ کی جماعتوں میں Silicon Valley اول ہے، لاس اینجلیس دوم اور میری لینڈ نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

پھر پاکستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں اطفال کے سپرد بھی وقف جدید کا کام کیا تھا کہ وہ بھی چندہ دیا کریں۔اور اس وقت سے وقف جدید میں دفتر اطفال علیحدہ چل رہا ہے۔تو ان کا علیحدہ علیحدہ موازنہ بھی پیش کر دیتا ہوں۔بالغان یعنی بڑوں میں پہلی پوزیشن لاہور کی ہے، اور دوسری کراچی کی اور تیسری ربوہ کی۔اور اطفال میں اول کراچی، دوم لاہور اور سوئم ربوہ۔

اسی طرح اضلاع کی جو قربانیاں ہیں ان میں پاکستان کے اضلاع میں پہلا نمبر ہے اسلام آباد کا، دوسرا راولپنڈی کا، راولپنڈی کا مجموعی قربانیوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی سے قدم آگے بڑھ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور یہ قدم بڑھتا چلا جائے۔پھر تیسرے نمبر پر سیالکوٹ ہے، چوتھے پر فیصل آباد، پانچویں پر گوجرانوالہ، چھٹے پر میرپور خاص، ساتویں پر شیخوپورہ، آٹھویں پر سرگودھا، نویں پر گجرات اور دسویں پر بہاولنگر۔

اسی طرح دفتر اطفال میں اضلاع میں اسلام آباد نمبر ایک پر، سیالکوٹ نمبر دو پر، گوجرانوالہ نمبر تین پر، فیصل آباد نمبر چار پر، راولپنڈی نمبر پانچ پر، شیخوپورہ نمبر چھ پر، میرپور خاص نمبر سات پر، سرگودھا نمبر آٹھ پر، نارووال نمبر نو اور بہاولنگر نمبر دس۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں نازل فرمائے اور مالی قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔اس کے ساتھ ہی میں وقف جدید کے سینتالیسویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ آج ایم ٹی اے کے بارہ میں بھی کچھ بتانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ پروگراموں سے سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ **7 رجنوری کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے (۔) ٹیلی ویژن احمدیہ کی باقاعدہ نشریات کو شروع ہوئے دس سال پورے ہو گئے ہیں۔تو اس عرصہ میں والنٹیئرز نے اس کام کو خوب چلایا ہے اور دنیا حیران ہوتی ہے کہ سب کام رضاکارانہ طور پر بغیر کسی باقاعدہ ٹریننگ کے کس طرح ہوتا ہے** لیکن جو خلوص اور جذبہ اور وفا اور لگن ان ناتجربہ کار لوگوں میں ہے ان دنیاداروں کو کیا پتہ کہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ کر کے بھی تم نہیں خرید سکتے۔اس کے لئے تو یہ عہد چاہئے کہ میں جان، مال، عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔تو یہ وہ پیارے لوگ ہیں، وفاؤں کے پتلے ہیں جو نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات۔ان میں لڑکے بھی ہیں، خواتین بھی ہیں، لڑکیاں بھی ہیں، مرد بھی ہیں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور اپنی ذاتی ملازمتوں اور کام کرنے والے لوگ بھی ہیں جو اپنی رخصتیں بھی ایم ٹی اے کے لئے قربان کرتے ہیں اور اس بات سے خوش ہیں کہ ان کو اپنے وفا کے عہد کو نبھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ان میں سے بہت سوں میں وہ روح بھی ہے جس کی مثال میں نے پہلے دی تھی کہ کیوں ساٹھ روپے اپنی جیب سے خرچ کئے اور ہمیں قربانی کا موقعہ کیوں نہ دیا۔ان میں سے کچھ تو ہمیں سامنے نظر آ جاتے ہیں جیسے کیمرہ مین ہیں جو اس وقت بھی آپ کو نظر آ رہے ہیں اور خطبے کو آپ تک پہنچا رہے ہیں۔بہت سے ایسے بھی ہیں جو پیچھے رہ کر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اور پروگرام بنا رہے ہیں کچھ ان میں سے ایڈیٹنگ وغیرہ کر رہے ہیں، کچھ ریکارڈنگ کر رہے ہیں۔ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے ہوئے ان نشریات کو پوری دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔تو یہ تو یہاں کی مرکزی ٹیم کے لوگ ہیں۔

پھر مختلف ممالک میں پروگرام بنانے والے ہیں۔مختلف ممالک کو اس موقع پر فائدہ اٹھاتے ہوئے، جماعتوں کو یہ بھی کہہ دوں کو جس طرح جماعتوں کی طرف سے پروگرام بن کے آنے چاہئیں تھے اس طرح نہیں آ رہے۔افریقن ممالک سے بہت کم ہیں پروگرام۔یورپ سے اس طرح نہیں جس طرح آنے چاہئیں۔ایشیا کے بہت سے ممالک ہیں جہاں مختلف پروگرام بن سکتے ہیں، ڈاکومینٹریز بن سکتی ہیں۔وہاں کے اور بہت سارے پروگرام ہیں اور ان ملکوں میں جو اس چیز کے ماہرین ہیں بہت سی جگہوں پر ایسے لوگ ہیں جو احمدیوں کے واقف ہیں یا بعض جگہوں پر احمدی خود ہیں، ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، ان سے مشورہ کیا جا سکتا ہے، پروگراموں میں جدت پیدا کی جا سکتی ہے، نئے نئے پروگرام بنائے جا سکتے ہیں۔مختلف نوع کے پروگرام بنانے چاہئیں۔ تو یہاں لندن کی ٹیم جس طرح کام کرتی ہے، اگر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اسی طرح، اس کے علاوہ امریکہ میں بھی ٹیم ہے جو کام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے، آگے پہنچانے کی حد تک، پروگرام بنانے کی حد تک نہیں۔تو اگر دنیا کے دوسرے ممالک بھی باقاعدہ کام شروع کر دیں تو عین

ممکن ہے کہ ہمارے پاس وقت کم ہو اور کام زیادہ ہوں۔

بہر حال یہ کام تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے۔ اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اس خلیفۃ المسیح کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے کہ

ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ

اور یہ تائید رب الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کے ساتھ رہے گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔ یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں کے ساتھ ہے ہے کہ "میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے یہ کام کرنا ہے تم لوگوں نے تو صرف ہاتھ لگا کر ثواب کمانا ہے۔ وہی لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے بھی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور جو کمی رہ گئی تھی وہ Asia Sat 3 کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ پہلے ایشیا میں کم تھا پہلے امریکہ میں بھی اسی طرح۔ پروگرام جن جگہوں پر نہیں پہنچ رہے تھے یا اتنے اچھے سگنل نہیں تھے۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں جو طوفان آیا ہے اس سے وہاں کا سٹلائٹ جس کے ساتھ ہمارا تعلق تھا اس کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اور چند دن پروگرام نہیں آتے رہے۔ اس کے بعد اس کمپنی نے تو کہہ دیا کہ ہم اس کام کو نہیں چلا سکتے آپ کہیں اور بات کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا نیا معاہدہ ایسی کمپنی کے ساتھ ہوا جن کا پھیلاؤ اس سے زیادہ تھا جو پہلے سٹلائٹ کا تھا اور ان کے سگنل بھی زیادہ مضبوط تھے۔ اور پھر یہ کہ جو خرچ پہلے ہو رہا تھا اس سے کم خرچ پر معاہدہ ہوا۔ تو یہاں تو وہی مثال صادق آتی ہے ٹُھے کو لات راس آ گئی، کہ ٹھیک ہے چار دن کی تکلیف تو برداشت کرنی پڑی ہے لیکن اس سے ہمارے خرچ میں بھی کمی آئی اور پھیلاؤ میں بھی زیادتی ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرماتا رہے اور تائید و نصرت فرماتا چلا جائے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان جو ہیں یہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور جماعت بھی ان کے لئے دعا کرے کہ خدا تعالیٰ ان کو خدمت کا موقع دیتا رہے اور ان کے کام کو مزید جلا بخشے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اور مرکزی ٹیم میں مختلف قوموں کے لوگ ہیں۔ عرب بھی ہیں، بوزنین بھی ہیں، دوسرے یورپ کے لوگ بھی ہیں، پاکستانی قومیت کے لوگ جو یہاں آباد ہوئے ہیں وہ بھی ہیں، افریقن بھی ہیں۔ تو اس طرح ہر قوم کے لوگ اسی خدمت کے جذبے سے کام کر رہے ہیں۔

ایک فکرمندی والی خبر بھی ہے۔ بنگلہ دیش میں گزشتہ کچھ عرصہ سے مولویوں نے جماعت کے خلاف فتنہ برپا کیا ہوا تھا اور .... پر حملہ وغیرہ بھی ہو رہے تھے۔ اسی طرح رمضان میں ایک احمدی کو شہید بھی کر دیا۔ اب لگتا ہے کہ حکومت بھی ان مولویوں کا ساتھ دینے پر تلی ہوئی ہے اور احمدیوں کے خلاف کچھ قانون پاس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ثبات قدم عطا فرمائے اور دشمنوں کی تدبیر انہی پر لوٹا دے۔ اے اللہ! تو نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ آج بھی ہمیں اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھا۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ صبر، حوصلہ اور دعا سے کام لیں۔ ہمارا سہارا صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے حضور جھک جائیں اور جھکے رہیں۔ یہاں تک کہ اس کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آنے شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ابتلا کا یہ دور لمبا نہ کرے اور دشمنوں کی جلد از جلد پکڑ کرے۔ وہاں کی حکومت کو بھی چاہئے کہ ہمسایوں سے سبق لیں اور جو ان کے کام ہیں حکومت چلانے کے وہ چلائیں۔ کسی کے مذہب میں دخل اندازی نہ کریں۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرنا چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5/ مارچ 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے مورخہ 30۔اپریل 2004ء بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم ضیاء الحق کوثر صاحب درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلس امریکہ کے نکاح کا اعلان کیا جو مکرمہ مظفرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا۔

اگلے روز مورخہ یکم مئی 2004ء کو تحریک جدید کے احاطہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعائے تقریب رخصتی کا اہتمام کیا۔ ربوہ اور بیرون ربوہ سے بزرگان سلسلہ کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اور احباب کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔ اگلے روز مورخہ 2 مئی 2004ء کو دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں ہی مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلس نے اپنے بیٹے کے ولیمہ کا اہتمام کیا۔

مکرم ضیاء الحق کوثر صاحب مکرم فضل حق صاحب آف بی کے پوتے اور مکرم منصور محمد شرما صاحب کراچی کے نواسے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ مظفرہ سلطانہ صاحبہ مکرم عبدالمنان صاحب آف مجوکہ کی پوتی اور مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید عبدالشکور شاہ صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالرزاق صاحب مورخہ 18/ اپریل 2004ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عصر بیت الناصر میں پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جو کہ تمام شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 5 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:51
غروب آفتاب	6:54
وقت عشاء	8:24

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

خوشخبری
آپکی سہولت کیلئے موثر اور مفید ترین سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچر رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔ مثلاً
کریٹیگس ← (دل کا ٹانک) بربرس ولگرس ← (گردے کی پتھری کیلئے)
کارڈوس میرینس ← (امراض جگر، یرقان) ڈمیانہ ← (مردانہ کمزوری کیلئے)
پیسی فلورا ← (نیند کیلئے)
200ML 120ML 20ML
Rs.150/- Rs.100/- Rs.20/-
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 212399

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

جنوڈ ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonhud@yahoo78.com

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

محمود موٹرز
رابطہ مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ، نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 / 04942-423173

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دوکان: 04931-53181 رہائش: 54991
بیگم مارکیٹ گلشن روڈ مال۔ لاہور فون دوکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161661

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

کمرشیل ایجنسی
چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
5418406-7448406 فون

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے ساتھ دستیاب ہیں اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی مناسب نرخوں میں دستیاب ہے
1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Dulhan Jewellers
TEL:042-6684032 Mob:0300-9491442

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں
ڈاؤلینس، پول۔ ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر
ویوز، فلپس ایل جی۔ سپلٹ AC، ونڈو AC
سام سنگ، پیراشیا۔ سالڈس۔ واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
طالب دعا: منصور احمد

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دوکان: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی، سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

سی پی ایل نمبر 29